Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ

فی پرچہ ۱

المصلح

اتوار

یکم صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر :- عبدالقادر بی - اے

جلد ۶ | ۱۱ اخاء ۱۳۳۲ھ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶۲

مجلس دستور ساز میں علماء کا بورڈ قائم کرنے کی تجویز کی مخالفت

بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر بحث کا چوتھا دن

کراچی ۱۰ اکتوبر - مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر وزیر اعظم کی تحریک کے مطابق آج بھی بحث جاری رہی - آج بحث کا چوتھا دن تھا - مسٹر گن ورنے مجوزہ فارمولا کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا - موجودہ حالات میں اس سے بہتر فارمولا تجویز نہیں کیا جا سکتا تھا تاہم اس میں کئی ایک خامیاں بھی ہیں جنہیں دور کیا جا سکتا ہے - آپ نے علماء کے بورڈ کی تجویز کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے کہا - دونوں ایوان مسلمانوں کی غیر معمولی اکثریت پر مشتمل ہوں گے - اور وہ اسلامی اور غیر اسلامی قوانین میں امتیاز کرنے کی یقیناً اہلیت رکھتے ہوں گے - لہٰذا علیحدہ علماء کے بورڈ قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر دت نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا - کہ یونٹوں کو اور زیادہ اختیارات دیئے جانے چاہئیں - تاکہ صوبائی خود مختاری کا منشا پورا ہو سکے - آپ نے کہا - مرکز کو صرف وہی اختیارات اپنے پاس رکھنے چاہئیں - جن کا رکھنا ملک کے تحفظ کے لئے بہت ضروری ہو۔

پروفیسر راجکمار چکرورتی نے اس امر پر احتجاج کیا - کہ ان کی کل کی تقریر کو ایک مقامی اخبار نے ایسے عنوان سے شائع کیا ہے - جس سے یہ ظاہر ہو - کہ ہی نے اسلام پر حملہ کیا ہے - آپ نے کہا میرے دل میں اسلام اور دیگر مذاہب کی بڑی قدر ہے -

اس موقع پر مجلس دستور ساز کے صدر نے اخبارات سے اپیل کی کہ وہ کارروائی احتیاط سے

کوریا کی سیاسی کانفرنس میں بعض غیر جانبدار ملکوں کی شمولیت منظور کر لینی چاہیئے

امریکہ کو حکومت برطانیہ کا مشورہ غیر جانبدار ملکوں میں پاکستان کا نام بھی پیش کر دیا گیا

لندن ۱۰ اکتوبر - برطانیہ نے امریکہ کو مشورہ دیا ہے کہ چین کے مطالبے کس حد تک پورا کرنے کے لئے کوریائی سیاسی کانفرنس میں بعض غیر جانبدار ملکوں کو بھی شامل کیا جائے - غیر جانبدار ملکوں میں سے مثال کے طور پر پاکستان اور بھارت کا نام لیا گیا ہے - برطانیہ نے کہا ہے کہ وہ ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے جو کانفرنس کے انعقاد کی آخری تاریخ ہے - ان ملکوں میں سے کسی ایک ملک کی شمولیت منظور کرے تاکہ کانفرنس مقررہ میعاد کے اندر اندر منعقد ہو کر اپنا کام شروع کر سکے - واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ امریکہ کا دفتر خارجہ اس مشورے کے جواب میں یہ اعلان کر دے گا کہ وہ اس بارے میں کمیونسٹوں سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے

امریکہ کی طرف سے گی آنا میں

برطانوی اقدام کی حمایت

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر - برٹش گی آنا میں برطانوی گورنر نے آئین معطل کر کے حکومت کے جملہ اختیارات خود اپنے ہاتھ میں لینے کے سلسلہ میں جو اقدام کیا ہے امریکہ نے اس کی حمایت کی ہے - کل امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا - برٹش گی آنا کے کمیونسٹ ہو جانے کی صورت میں مغربی کرۂ ارض کے لئے جو خطرہ پیدا ہو سکتا ہے امریکہ کو اس سے بڑی تشویش ہے۔

دو کروڑ ۹۶ لاکھ روپے کا

مال زیادہ برآمد کیا گیا

کراچی ۱۰ اکتوبر - اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اگست کے مہینے میں غیر ملکی تجارت کا توازن پاکستان کے حق میں رہا - اس مہینے میں پاکستان نے جتنا مال درآمد کیا - اس کے مقابلہ میں دو کروڑ ۹۶ لاکھ روپے کا مال زیادہ بھیجا - کل ۱۱ کروڑ ۸۹ لاکھ روپے کا مال برآمد کیا گیا - اور صرف ۸ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کا مال بیرونی ملکوں سے پاکستان آیا

ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کا ایک

نیا بلاک بنانے کی تجویز

کراچی ۱۰ اکتوبر - انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سنارجو نے ایشیا اور افریقہ کے ممالک کے درمیان قریبی تعلق کو اور زیادہ بڑھانے پر زور دیا ہے - آپ حکومت پاکستان کے مہمان کے طور پر کل رات کراچی پہنچے ہیں - آپ نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کی ایک گول میز کانفرنس طلب کی

جانی چاہیئے جس میں وہ باہم مل کر ایک نئے گروپ کی بنیاد ڈالیں - آپ نے کہا اس گروپ کا مقصد فوجی اتحاد نہیں - بلکہ صرف نظریاتی اتحاد ہوگا - آپ نے امید ظاہر کی کہ اس نئے بلاک کے وجود میں آنے سے عالمی امن کے قیام میں بہت مدد ملے گی

کیمیائی کھاد تیار کرنے کا کارخانہ

لاہور ۱۰ اکتوبر - داؤد خیل کے مقام پر کیمیائی کھاد تیار کرنے کا ایک کارخانہ تعمیر کیا جا رہا ہے - ماہرین نے زمین کے معائنہ کے بعد بتایا ہے کہ کھاد بنانے کے لئے یہ سب سے زیادہ موزوں مقام ہے - اس کارخانہ کے لئے مشینری آجکل بلجیم میں تیار ہو رہی ہے - جس پر ایک کروڑ تیس لاکھ سے لے کر ڈیڑھ کروڑ ڈالر تک خرچ ہوگا - امید ہے کہ یہ کارخانہ چار سال میں مکمل ہو جائے گا

— بمبئی ۱۰ اکتوبر - بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں کل ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے پھر اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان اور بھارت کو جنگ نہ کرنے کا اعلان کر دینا چاہیئے - اگر پہلے ہی یہ اعلان کر دیا جاتا تو دونوں کے تعلقات بہت بہتر ہو جاتے

عرب ایشیائی گروپ کے نمائندے نیویارک میں

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی آمد کے منتظر ہیں

توقع کی جا رہی ہے کہ آپ وہاں پہنچ کر مراکش کے بارے میں تفصیلی بیان دیں گے

نیویارک ۱۰ اکتوبر - عرب ایشیائی گروپ کے نمائندے جن کی طرف سے مراکش کے متعلق جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے - آجکل چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں - توقع ہے کہ چوہدری صاحب موصوف وہاں پہنچنے کے بعد مراکش کے بارے میں ایک تفصیلی بیان دیں گے - آپ ان دنوں لندن میں ہیں اور وہاں سے روانہ ہو کر عنقریب نیویارک پہنچنے والے ہیں - کل عرب ایشیائی گروپ کی طرف سے جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں مراکش کے متعلق ایک قرارداد پیش کر دی گئی - اس میں مطالبہ کیا گیا ہے - کہ مراکش کو پانچ سال کے اندر اندر آزاد کر دیا جائے - علاوہ ازیں سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے اور جمہوری اداروں کو پھیلنے کی تدبیریں ترک کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے - اس قرارداد پر پاکستان اور دوسرے ملکوں کے دستخط ہیں - عرب ایشیائی گروپ کے نمائندے نے کل ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ جنوبی امریکہ کے ملک اس قرارداد کی تائید کریں گے - مصری نمائندے کی تجویز کے مطابق قرارداد پر بحث پیر تک ملتوی کر دی گئی ہے

(ریڈیو پاکستان)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۸ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے - احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو

پیر کی شام کو کراچی پہنچ رہے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ مبلغ بورنیو محمد سعید صاحب انصاری کا جہاز M.V. Victoria مورخہ ۱۲ بروز پیر شام کے وقت کراچی پہنچے گا - ابھی تک ٹھیک وقت اور Berth No کا علم نہیں ہو سکا ہے - کل اتوار ہونے کی وجہ سے اخبار میں مزید اعلان بھی نہ ہو سکے گا - احباب پیر کی صبح کو وقت اور Berth کے بارے میں ٹیلیفون ۵۲۱۶ پر معلوم کر لیں - احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وقت نکال کر ضرور اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے تشریف لائیں

سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۱ اخاء ۱۳۳۲ھش

مراکش کا مسئلہ اور فرانس

فرانس، سپین، پرتگال، ہالینڈ، بلجیم، انگلینڈ وغیرہ مغربی ممالک نے تمام دنیا کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور ان علاقوں کے اصلی باشندوں کو غلام بنا رکھا ہے۔ ان کی تمام قدرتی پیداوار آپ سمیٹتے ہیں۔ دونوں عالمگیر جنگوں سے پہلے تو شاید کسی کے دل میں یہ خیال بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ یہ سامراجی ممالک کبھی ان زرخیز و وسیع علاقوں کی ایک چپہ بھر زمین بھی چھوڑ دینگے۔ مگر انگلینڈ نے برصغیر ہند کو دوسری عالمگیر جنگ کے بعد آزادی دے کر اس حقیقت کا انکشاف کیا۔ کہ ان محکوم علاقوں کے لوگ اب اتنے بیدار ہو چکے ہیں۔ کہ ان کی مرضی کے خلاف محض طاقت سے ان پر حکمرانی کرنا مشکل ہے۔

ہالینڈ نے بھی دوسری عالمگیر جنگ کے بعد بڑی مشکل سے اس بات کو تسلیم کیا اور چار و ناچار انڈونیشیا کو آزادی دینی پڑی۔ اب فرانس بھی ہند چینی کی لگاتار جدوجہد کے آگے جھکتا ہوا نظر آتا ہے۔ مگر مراکش وغیرہ شمالی افریقہ کے اسلامی ممالک کے متعلق اس کا رویہ ابھی بہت سخت ہے۔ اور وہ ملک کے جذبات آزادی کو قبول کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتا۔ حالانکہ تمام ملک اسکے ظلم و ستم سے نالاں ہے۔

چنانچہ یو۔ این۔ او کی سیاسی کمیٹی کا جو تین چار روز ہوئے اجلاس ہوا ہے جس میں پاکستانی نمائندے مسٹر احمد علی نے مراکش کے متعلق ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کی۔ اس میں فرانسیسی نمائندے حاضر نہیں ہوئے بلکہ مسٹر شومین نے ایک خط کے ذریعہ کمیٹی کو بتلایا ہے کہ

مراکش کا مسئلہ فرانس کا داخلی مسئلہ ہے۔ اقوام متحدہ کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ فرانس اس بحث میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا۔

فرانس ان چار بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ جن کو گویا انجمن اقوام متحدہ کا معتبر کہنا چاہیئے۔ دنیا کی ہر اعلےٰ سطح کی کانفرنسوں میں اس کی شمولیت لازمی سمجھی جاتی ہے۔ اور انجمن اقوام متحدہ کی پالیسی چلانے میں اس کا بھی وہی ہاتھ ہے۔ جو امریکہ اور برطانیہ کا ہے۔ امریکی برطانوی بلاک کوئی عالمگیر سیاسی کام نہیں کرتا۔ جس میں فرانسیسی نمائندگی نہ ہو۔ گویا یہ ان ممالک میں سے ہے۔ جو بزبان خویش تمام دنیا کے امن و سلامتی کے اجارہ دار بنتے ہیں۔ اور دنیا میں توازن رکھنے کی ذمہ واری اپنے اوپر لئے ہوئے ہیں۔ مگر اقوام متحدہ کی کارروائیوں کے متعلق اس کا رویہ ہے۔ کہ جب ایک ایسے ملک کی آزادی کا سوال اس میں درپیش ہوتا ہو۔ تو نہایت غرور اور تمکنت سے اسکو "داخلی مسئلہ" کہہ کر اجلاس میں حصہ نہیں لیتا۔

قطع نظر اس سے کہ فرانس جیسا انجمن اقوام متحدہ کا معتبر رکن یہ عذر پیش کرتا۔ مراکش جس پر اس نے جابرانہ قبضہ کیا ہوا ہے اس کی آزادی کا مسئلہ اگر فرانس کا داخلی ہے۔ تو دنیا کا کوئی مسئلہ جس کا دو قوموں کے ساتھ تعلق ہو حتیٰ کہ جنگ کا مسئلہ بھی داخلی مسئلہ بن سکتا ہے۔ اور ہر ظالم اور حملہ آور ملک کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ میرا داخلی مسئلہ ہے۔ اگر کسی گزشتہ زمانے میں کسی دوسرے ملک پر جابرانہ قبضہ اس کے متعلق مسائل کو داخلی بنا سکتا ہے۔ تو آج کسی ملک پر قبضہ کرنے کے لئے چڑھائی کرنا کیوں حملہ آور کا داخلی مسئلہ نہیں؟ کیا دوسری اقوام پر ایک لمبے عرصہ تک ظلم و ستم کرتے رہنے سے ہمیشہ کے لئے ظلم و ستم کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کیا دوسروں کی آزادی زیادہ مدت تک سلب کئے رکھنا بھی کوئی قبضہ مخالفانہ کی قسم ہے؟

پھر مراکش تو فرانس سے بالکل ہی ایک الگ ملک ہے۔ دونوں کے بیچ میں سمندر حائل ہے۔ فرانسیسی قوم اور مراکشی قوم کی ثقافت اور تمدن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دونوں کا مذہب زبان اور دیگر تمام جغرافیائی حالات بھی بالکل متضاد ہیں۔ ایسی دو قوموں میں سے ایک کا دوسرے پر جابرانہ قبضہ اور ظلم و ستم آخر کیوں جابر قوم کا داخلی مسئلہ ہے؟ شمالی اور جنوبی کوریا ایک ہی ملک کے دو حصے ہیں۔ دونوں کی ثقافت، تمدن، زبان، مذہب اور دیگر جغرافیائی حالات ایک ہی ہیں۔ جن کو دراصل مصنوعی حدود مقرر کر کے علیحدہ علیحدہ کر رکھا ہے۔ مگر جب شمالی کوریا جنوبی کوریا پر حملہ کرتا ہے۔ تو انجمن اقوام متحدہ کی یہ معتبر اقوام جن میں فرانس بھی شامل ہے تلملا اٹھتی ہیں۔ اور کسی کے نزدیک یہ کوریا کا داخلی مسئلہ نہیں رہتا۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

اگر روس شمالی کوریا کی پیٹھ ٹھونک رہا تھا تو اس سے انجمن اقوام متحدہ کا کیا تعلق تھا۔ روس اگر شمالی کوریا کو ہتھیار دیتا تھا۔ ان کی تنظیم کرتا تھا۔ تو فرانس برطانیہ یا امریکہ بھی جنوبی کوریا کے ساتھ ایسا ہی سلوک کر سکتے تھے۔ مگر اس کو انجمن اقوام متحدہ کا مسئلہ کیوں بنایا گیا۔ ساری دنیا میں کیوں شور برپا کیا گیا۔ اور تمام ارکان سے مدد کیوں لی گئی؟ اگر روس کہتا کہ یہ روس کا داخلی مسئلہ ہے۔ تو کیا انجمن اقوام متحدہ اس کو تسلیم کر لیتی۔ اور کیا فرانس برطانیہ اور امریکہ جو اس وقت اس انجمن کے گویا اجارہ دار بنے ہوئے ہیں چپکے سے روس کے دعوے کو تسلیم کر لیتے؟

اس لئے ہم صرف یہ نہیں کہتے کہ انجمن اقوام متحدہ کو مراکشی مسئلہ پر پوری پوری اہمیت دینی چاہیئے۔ بلکہ ہم اس امر پر مصر ہیں کہ فرانس جو اقوام متحدہ کے چار معتبر ارکان میں سے ایک ہے اس کی ایسی روش کا نہایت سختی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ جنوبی افریقہ کا ڈاکٹر ملان اگر ایسی روش اختیار کر رہا ہے۔ تو وہ کسی قدر معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ چار معتبر بڑوں میں سے نہیں ہے۔ اگر وہ انجمن اقوام متحدہ کی اختیار سماعت سے انکار کرے۔ تو اس سے انجمن کے وقار پر کوئی ضرب نہیں پڑتی۔ کیونکہ وہ انجمن کے معتبر ارکان میں سے نہیں ہے مگر فرانس کی ایسی روش ایک دوسرا معاملہ ہے۔ وہ اس کے چار بڑے معتبروں میں سے بھی بنتا ہے۔ اور اسکے اختیارات کی بھی توہین کرتا ہے۔ اور مسئلہ کی جانچ پڑتال کرنے میں روڑے اٹکاتا ہے۔ اس جرم کے لئے اس کی کم سے کم سزا یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس کو بڑوں کی فہرست سے فوراً خارج کر دینا چاہیئے۔

اراکین و عہدداران انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ مجلس مرکزیہ انصار اللہ کا ماہنامہ "الفرقان" زیر ادارت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ و پرنسپل جامعۃ المبشرین احمد نگر ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔

یہ رسالہ اسلام کی خدمت بجا لانے کے لئے بہترین ہتھیار ہے۔ جس میں فضائل قرآن مجید بیان کئے جاتے ہیں۔ غیر مسلموں یعنی آریوں، عیسائیوں اور بہائیوں وغیرہ کے قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب دے کر انہیں اسلام کا اصل چہرہ دکھا کر دعوت اسلام دی جاتی ہے۔ مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی اور تاریخی تبصرہ کیا جاتا ہے۔ اور باشندگان پاکستان کو عربی زبان سکھانے کے لئے نہایت آسان اسباق و قواعد شائع کئے جاتے ہیں۔ جس کو پڑھ کر بغیر کسی مدد معلم کے آسانی سے عربی زبان آجاتی ہے۔ جس کے متعلق اخبار صدق لکھنؤ کے ایڈیٹر جناب مولانا عبد الماجد صاحب بی۔ اے دریاآبادی بھی ایڈیٹر کے نام ایک خط کے ذریعہ ان الفاظ میں معترف ہیں۔

"آپ کا رسالہ الفرقان جولائی نمبر پیش نظر ہے۔ اس میں عربی کے آسان اسباق کا نمبر بہت خوب ہے مبتدیوں کے حق میں نہایت مفید ہے۔"

اس کے علاوہ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس قرآن کریم کے نوٹ بھی شائع کئے جانے کا التزام کیا گیا ہے

الغرض اس رسالہ کا مطالعہ ہر ایک احمدی کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہے۔ اس کی جس قدر توسیع اشاعت ہوگی اسی قدر اسلام کی حقانیت کو روز روشن کرنے کا بہترین ذریعہ ہوگا انشاء اللہ

اس لئے جہاں تک ہو سکے اراکین انصار خود بھی اس رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی خریداری کی ترغیب و تحریص دلائیں۔ عہدہ داران انصار کا اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہنا ان کی بہترین خدمت متصور ہوگا۔ عہدہ داران انصار اپنی ماہواری رپورٹوں میں بھی جو توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں تذکرہ کرتے رہیں۔ تاکہ ان کی کوشش ریکارڈ ہوتی رہے۔

اس رسالہ کی سالانہ قیمت ۵ روپے ہے۔ جو یکمشت یا کم از کم ایک روپیہ ماہوار پیشگی اقساط سے بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

نوٹ۔ اس رسالہ کے متعلق جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر رسالہ الفرقان احمد نگر ربوہ کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے

جماعت احمدیہ دنیاوی لحاظ سے غریب مگر ایمان اور جوشِ عمل کی دولت سے مالامال ہے

ایک علم دوست یورپین نومسلم کا قبول احمدیت

چند دن ہوئے خاکسار نے قارئین اخبار المصلح کے افادہ کے لیے ایک خط جو مشرق افریقہ میں مقیم ایک نومسلم یورپین دوست مسٹر ڈگلس احمد لاسن صاحب نے ساؤتھ افریقہ کے رسالہ "مسلم ڈائجسٹ" کے ایڈیٹر کو لکھا تھا، کا ترجمہ شائع کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص کرم و احسان سے مسٹر ڈگلس احمد لاسن صاحب نے پورے غور و فکر سے حضرت سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا فرستادہ اور مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو احمدیت کے فدائیوں میں داخل کر لیا ہے۔ اور جس وقت ان پر احمدیت کی صداقت روشن ہوئی۔ اسے قبول کرنے میں ایک لمحہ تاخیر کرنی بھی مناسب نہیں سمجھی۔ ذیل کا خط جو برادرم ڈگلس احمد لاسن صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بیعت کا تحریر کیا ہے اور اس میں آپ نے اس بات کا اعتراف کھلے بندوں کیا ہے، کہ اگرچہ "احمدیہ جماعت دنیاوی لحاظ سے غریب مگر ایمان اور جوشِ عمل کی دولت سے مالامال ہے۔" اور جس عظیم الشان مقصد یعنی حفاظت و حمایت اسلام کے لئے یہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ اسی مقصد کے قیام کے لئے "ہر ایک مسلمان مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ مقدور بھر اس جماعت کی مدد کرے اور اس کا ہاتھ بٹائے۔" اور محض وعظ و نصیحت تک ہی ان الفاظ کو محدود نہیں رکھا۔ بلکہ احمدیت قبول کرتے ہی ہمارے اس بھائی نے علمی طور پر مالی اور قلمی رنگ میں اسلام و احمدیت کی خدمت میں اپنے آپ کو لگا دیا ہے۔ قارئین و برادرانِ جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس مخلص بھائی کی استقامت اور روحانی ترقی کے لیے بالخصوص دعا کریں۔ کسی دوسری فرصت میں برادرم لاسن صاحب کے قبول احمدیت و دیگر حالات عرض کروں گا۔ انشاء اللہ۔

(محتاج دعا شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

نیروبی۔ یکم اگست ۱۹۵۲ء

بحضور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ۔ مغربی پنجاب۔ پاکستان۔

جناب عالی!

میں نہایت مسرت کے ساتھ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور جناب کو امام اور خلیفۃ المسیح تسلیم کرتا ہوں۔ میں نے پندرہ سال ہوئے۔ یورپ میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور اس عرصہ میں مختلف قوموں کے مسلمانوں کو ملتا رہا ہوں۔ اور مختلف اسلامی ملکوں میں پھرا ہوں۔ اگرچہ میرا اپنا ایمان ہمیشہ غیر متزلزل رہا ہے۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا رہا ہے۔ کہ اکثر نام کے مسلمانوں میں دین سے غفلت اور بے توجہی پھیلی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ یا تو مغربیت کا اثر و نفوذ ہے۔ یا ان کے وہ تنگ دلی اور جہالت کے نظریے ہیں۔ جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات میں کہیں نشان نہیں ملتا۔

ان لوگوں میں سے مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا۔ جو اسلام کے روحانی و سیاسی اور تمدنی تنزل کا کوئی علاج بتا سکے۔ اگرچہ اس تنزل کا احساس ان میں ضرور موجود ہے۔ اس زمانہ میں جو لوگ ہستی باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔ وہ تو موجودہ زمانہ کی سیاسی معاشرتی اور اقتصادی گتھیوں کو سلجھانے کے لیے بعض مادی تحریکات کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ اپنے شاندار ماضی کی یاد میں محو مگر زمانہ حال کی مشکلات کا حل پیش کرنے سے کلیۃً عاجز اپنی روحانی بے مائیگی کو فریسیوں کی طرح خشک ملائیت کی چادر میں چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ آخری زمانہ ہے۔ جس کے متعلق نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ کہ شیطان کی تمام زنجیریں توڑ دی جائیں گی۔ اور وہ آزاد کر دیا جائے گا۔ چنانچہ آج وہ اس بات کے لیے سرگرم عمل ہے۔ کہ انسان سے ہستی باری تعالیٰ کا انکار کروا دے۔ مذہب کو تباہ کر دے۔ انسانی روح ناپاک ہو۔ بے حیائی کا دور دورہ ہو۔ بدنظمی اور تشدد پھیلے اور معاشرتی نظام درہم برہم ہو۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں۔ جو صاف بتا رہی ہیں۔ کہ یہ وقت ایک نذیر اور مجدد کے ظہور کا وقت ہے۔

میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاوی پر غور کیا ہے۔ اور آپ کے مخالفوں کے دلائل کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے مجھ پر آپ کی صداقت اور مخالفین کے دلائل کی کمزوری مبرہن اور واضح کر دی ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد فی الواقع ہمارے زمانہ کے مسیح اور مہدی موعود ہیں۔

بلحاظ اعتقاد و ایمان آپ ہر قسم کے اعتراض سے پاک ہیں۔ کیونکہ آپ اس تمام تعلیم کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی سختی کے ساتھ پابند نظر آتے ہیں۔ اور اس میں ذرہ بھر نہ بڑھاتے ہیں۔ اور نہ اس سے کم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر کے علم میں آپ کی نظیر نہایت دقیق ہے۔ اور زمانہ حال کے مروجہ علوم اور نئے حالات کے پیش نظر کلام الٰہی کی تفسیر جو آپ نے کی ہے، نہایت معقول ہے۔ آپ کے متبعین نے گذشتہ پچاس سال میں اسلام کی اشاعت کا وہ بے نظیر کام سرانجام دیا ہے۔ جو باقی مسلمان جماعتوں سے نسلوں میں بھی ظہور میں نہیں آیا۔ جبکہ دوسرے مسلمان پسماندہ حالت میں صرف دوسروں پر نکتہ چینی پر اکتفا کئے بیٹھے رہے۔ آپ کے مبلغین دنیا کے کناروں تک پہنچے اور ہزاروں کو حلقہ بگوش اسلام کر لیا۔

جو مسائل اختلافی ہیں۔ مثلاً وحی و الہام مسیح ناصری۔ آدم۔ جہاد۔ بائبل وغیرہ ان پر ایسی عدیم المثال روشنی ڈالی ہے۔ کہ غیر احمدی بھی آپ کے نظریوں کو قبول کرنے لگے ہیں۔

میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ

. . . . . .

نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ تو اس کے صرف یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے آنے سے دین مکمل ہو گیا۔ اور اب قیامت تک یہی دین جاری رہے گا۔ اور کوئی نیا صاحب شریعت نبی نہیں آئیگا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو دنیا پر گناہ اور ضلالت کے محیط ہو جانے کے وقت بھی اپنے الہام سے مشرف کر کے اصلاحِ خلق کے لیے مامور نہیں کرے گا۔ تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے پہلے سینکڑوں نبی مبعوث کئے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے وقت کی ضرورت کے مطابق اپنی اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہیں۔ پھر یہ کیونکر قبول کیا جائے۔ کہ اب خدا تعالیٰ نے یک لخت اپنے سلسلہ الہام کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ یا کہ اس آڑے وقت میں جبکہ انسانیت اپنے سب سے بھاری ابتلاء و مصیبت میں گرفتار ہوئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے الہام و وحی سے محروم کر دی جائے۔ جو صحیح قرآنی پیغام کی طرف اس کی راہبری کرے۔

احمدیہ جماعت کے سامنے جو کہ دنیادی ذرائع کے لحاظ سے غریب مگر ایمان اور جوشِ عمل کی دولت سے مالامال ہے۔ بہت بھاری کام ہے۔ اور ہر ایک مسلمان مرد و عورت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ مقدور بھر اس جماعت کی مدد کرے۔ اور اس کا ہاتھ بٹائے۔

جناب کا مخلص پی۔ اے۔ لاسن

دو نئے اور مفید رسالے

حال ہی میں دو مفید رسالے شائع ہوئے ہیں۔ جن کی خرید اور اشاعت میں دوستوں کو حصہ لے کر ثواب کمانا چاہیئے۔ ایک رسالہ جس کا نام "رسول پاک کا عدیم المثال مقام" ہے کراچی سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور آپ کے مقام نبوت کی غیر معمولی برکات کا ذکر ہے۔ اور دوسرا رسالہ جس کا نام "اچھی مائیں" ہے ربوہ سے شائع ہوا ہے۔ جس میں احمدی ماؤں کے فرائض اور اولاد کی اسلامی تربیت کے گر بیان کئے گئے ہیں۔ خواہشمند دوست ذیل کے پتہ سے حاصل فرمائیں۔

(۱) رسالہ "رسول پاک کا عدیم المثال مقام" کے ملنے کا پتہ
مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳۲

(۲) رسالہ "اچھی مائیں" کے ملنے کا پتہ
دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ شعبہ نشر و اشاعت ربوہ ضلع جھنگ ہے۔

قیمتوں کے متعلق بھی اوپر کے پتہ جات سے معلوم ہو سکے گا۔ مگر غالباً رسالہ نمبر ا کی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہوگی۔ اور رسالہ نمبر ۲ کی قیمت اڑھائی آنے فی نسخہ ہوگی۔ اول الذکر رسالہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے والا ہے۔ اور موخر الذکر رسالہ خصوصیت سے مستورات میں تقسیم ہونے کے قابل ہے۔ باقی تاثیر کی کنجی صرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی رحمت ہمارے گھر کا شہتیر ہے فقط والسلام

خاکسار۔ بشیر احمد عفی عنہ

جلسہ سالانہ خواتین

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کی تیاری عنقریب شروع کر دی جائیگی۔ جو بہنیں جلسہ سالانہ کے پروگرام یا انتظامات میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ وہ جلد از جلد اپنے ناموں اور پورے پتے سے اطلاع دیں۔ نام کے ساتھ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔ نیز لجنات اماء اللہ بھی پروگرام اور انتظامات کے متعلق اپنے مشورے بھجوائیں۔ تاکہ ان پر عملدرآمد کیا جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

مسلمانوں کا نظم مملکت

(نوٹ ۔ ضروری نہیں کہ ادارہ مضمون نگار کے ہر خیال سے متفق ہو)

"مسلمانوں کا نظم مملکت" نامی کتاب کے دو مشہور مصری مصنف ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن اور علی ابراہیم حسن "خلافت کی ابتدا" کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "قرآن نے کوئی ایسا دستور حکومت متعین نہیں کیا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان عمل کرتے"۔ یہ صحیح ہے کہ بعض آیات میں نظم حکومت کے بارے میں اجمالی اشارے ملتے ہیں۔ مثلاً ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا طریقہ کار آپس میں مشورہ کرنا ہے۔ اور ایک اور جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے۔ کہ آپ صحابہؓ سے مشورہ کیا کریں۔ لیکن اس کے علاوہ خلیفہ کیسے منتخب ہو۔ اور اسے کون منتخب کریں۔ وغیرہ ان امور کی صراحت نہیں کی گئی۔

. . . . . .

—— چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، تو آپ کی جانشینی کے بارے میں صحابہ میں اختلاف رونما ہو گیا۔ کیونکہ جیسا کہ مذکور الصدر مصنفوں نے لکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ اپنی زندگی میں نہیں کیا تھا، اور پھر حضرت ابوبکرؓ کا جس طرح انتخاب ہوا، حضرت عمرؓ کا اس طرح انتخاب نہیں ہوا تھا، اور جیسے حضرت عمرؓ منتخب کئے گئے، ویسے حضرت عثمانؓ منتخب نہیں ہوئے اور نہ حضرت علیؓ اس طرح منتخب ہوئے۔ اور یہ اس لئے کہ دستور حکومت کی یہ تمام تفصیلات جمہور مسلمانوں پر چھوڑ دی گئیں تھیں، اور قرآن و حدیث میں ان کی وضاحت نہیں کی گئی۔

اور تو اور خلافت کے متعلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ جو حدیث مروی ہے کہ امیر قریش سے ہوں، ابن خلدون نے اس کی بھی تاویل کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ خلافت کے لئے وہ قبیلہ موزوں ہے۔ جس میں عصبیت ہو، اور وہ شیرازہ بندی کی صلاحیت رکھتا ہو، خلافت کے لئے نسبتاً قریشی ہونے کی شرط ضروری نہیں۔ اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے ابن خلدون لکھتا ہے۔

"ہر شرعی حکم کے لئے ناگزیر ہے۔ کہ وہ کسی خاص مقصد پر مبنی ہو۔ ہم جب خلافت کے لئے قریشی نسبت کی شرط اور حکمت سے بحث کریں۔ تو ہمارا دائرۂ بحث سطحی طبقے کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف تعلق تک محدود نہیں رہنا چاہیئے"۔

اس کے بعد ابن خلدون لکھتا ہے۔ "اگر ہم عمیق نظر سے دیکھیں، تو اس کی وجہ سوائے اس کے کوئی نہیں ہے۔ کہ قریش عصبیت کے اعتبار سے ممتاز تھے۔ اور ان میں مرکزیت قائم کرنے کی صلاحیت تھی۔ وہ اتنی طاقت رکھتے تھے۔ کہ ظالم سے مظلوم کا حق دلا سکیں"۔

ابن خلدون کی اس بحث سے ثابت ہوا کہ نظام حکومت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی چیز مروی ہے۔ تو اسے اس خاص مقصد کے پیش نظر دیکھنا چاہیئے۔ جو اس وقت آپؐ کے سامنے تھا۔ جیسے آپؐ کا یہ ارشاد کہ امیر قریش سے ہوں، ایک مصلحت کے تابع تھا۔ اور وہ مصلحت یہ تھی جیسا کہ ابن خلدون نے لکھا ہے۔

"قریش اس وقت مضر کا سب سے بااثر صاحب عصبیت اور طاقتور قبیلہ تھا۔ جزیرہ عرب کے باشندے اس حقیقت سے واقف تھے۔ اور اس لئے قریش سے دبتے تھے۔ یا ان کا احترام و ادب کرتے تھے۔ اس ماحول کی وجہ سے آپؐ نے امامت کے لئے قریشی ہونے کی شرط لگائی تھی۔ آپؐ کی دور بین نگاہ نے دیکھ لیا تھا۔ کہ جزیرہ عرب میں اگر کوئی خاندان مرکزیت پیدا کر سکتا ہے تو وہ قریش کا خاندان ہے"۔

خلافت حکومت کا سب سے بڑا اساس ہے۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ اس کے متعلق بھی قرآن و سنت میں کوئی واضح یا غیر واضح ہدایات نہیں دی گئیں۔ بلکہ اس کا معاملہ جمہور مسلمانوں پر چھوڑ دیا گیا۔ باقی رہے نظم حکومت کے دوسرے امور تو وہ مرور ایام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ہاں وجود میں آئے۔ پروان چڑھے اور آخر میں انہوں نے ایک باقاعدہ نظام سلطنت کی حیثیت اختیار کی۔ اور جہاں تک مسلمانوں کے دفتری نظام کا تعلق ہے "مسلمانوں کا نظم مملکت" کے مصنفوں کے الفاظ میں۔

"حضرت عمرؓ نے ایک ایرانی مدبر کے مشورے سے دفتری نظام قائم کیا تھا۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب فتوحات اسلامیہ کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دفتری نظام ایرانیوں کے طرز پر قائم کیا تھا۔ یہ دفاتر مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے"۔

گویا کہ مسلمانوں نے جب روم اور فارس کو فتح کیا ہے۔ تو وہاں کے نظام کو غیر اسلامی کہہ کر ختم نہیں کر دیا۔ بلکہ اسے باقی رکھا۔ البتہ اس میں ضروری اصلاحات کر دیں۔ مثال کے طور پر بقول "مسلمانوں کا نظم مملکت" کے مصنفوں کے۔

"مسلمانوں سے قبل روم و فارس کی حکومتوں میں ٹیکس کا محکمہ قائم تھا۔ ہر صوبے میں ایک افسر کے ماتحت بہت بڑا عملہ کام کرتا تھا۔ اس افسر کو ضروری مصارف کا اختیار حاصل تھا۔ لیکن اس کا فرض تھا کہ آمد و خرچ میں توازن کا خیال رکھے"۔

جب مسلمانوں نے ان ملکوں کو فتح کیا تو ان مصنفوں کے الفاظ میں۔ "انہوں نے ان محکموں کو باقی رکھا"۔

اس کے علاوہ عباسیوں کے ہاں حکومت کے تمام چھوٹے بڑے عہدے مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کو بلا کسی تفریق و امتیاز کے دیئے جاتے تھے۔ عباسیوں کے بعد آنے والی تمام اسلامی سلطنتوں کا یہی دستور عمل رہا۔ اور اس روایت کو انہوں نے کبھی ترک نہیں کیا۔ (سید امیر علی)

آج جو حضرات اسلامی آئین کی باتیں کرتے ہیں۔ کاش وہ جانتے کہ جن چیزوں کو وہ اسلامی آئین کے لوازم بتاتے ہیں۔ وہ چیزیں بیشتر روم و فارس کے نظم حکومت سے ماخوذ تھیں۔ یہاں تک کہ جزیہ مسلمانوں کی ایجاد نہیں بلکہ مسلمانوں سے پہلے روم و فارس کی حکومتیں جزیہ وصول کیا کرتی تھیں۔ جزیہ کو سب سے یونانیوں نے ایشائے کوچک کے باشندوں پر ۵۰۰ ق م میں عاید کیا۔ بعد میں رومیوں اور ایرانیوں نے ان کی تقلید کی اور اپنی مفتوحہ قوموں پر اسے لازمی قرار دیا۔ مسلمانوں کا نظام جزیہ ایرانیوں کے نظام جزیہ سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔

مختصر اً جیسا کہ "مسلمانوں کا نظم مملکت" کے مصنفوں کا کہنا ہے۔

"اسلامی ریاست کا شہری نظام روم و فارس سے قریباً ماخوذ تھا۔ عربوں کو علم تھا کہ ان قوموں کا سیاسی نظام ان کی تہذیب اور ان کا تمدن۔ تاریخ میں امتیازی حیثیت کا حامل رہا ہے۔ عربوں نے بلاد روم و فارس کو فتح کرنے کے بعد ان کے صدیوں کے نظام شہری کو درہم برہم کرنا مناسب خیال کیا، اور چند خلاف اسلام امور میں اصلاحات کے سوا اور کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی"۔ (عبد الوحید)

روزنامہ شہباز پشاور ۲۶ ستمبر ۵۳ء

یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے

(۱) پیشتر ازیں تحریک جدید کے مخلصوں کو ان کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کئی دفعہ بار دے چکا ہے۔ مگر اب چونکہ گیارھواں مہینہ اکتوبر شروع ہے۔ جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے۔ ان کو دفتر پھر دوبارہ توجہ دلا رہا ہے۔ اس لئے کہ اب تو وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ یعنی صرف دو ماہ اکتوبر و نومبر —— اس عرصہ میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی تمام جماعتوں۔ اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کا تحریک جدید کا چندہ ادا ہونا ضروری ہے۔

(۲) جہاں افراد جماعت کو دفتر توجہ دلا رہا ہے۔ وہاں مقامی جماعتوں کے عہدہ داران کو بھی اور ان کو بھی جنہوں نے وعدوں کی فہرستیں ارسال کرنے میں ثواب لیا تھا۔ ان کو بھی جن کی جماعت کی فہرست قابل وصول یاددہانی بھیجی جا رہی ہے تاکہ وقت کے اندر وصول ہو جائے۔

(۳) تحریک جدید کی مالی حالت اس قدر خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ جس طرح ستمبر ۱۹۵۱ء میں حالت ہو گئی تھی۔ بلکہ اب کے ستمبر ۱۹۵۳ء میں اس سے بھی زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ پس

(۴) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت احباب کو توجہ دلائی تھی۔ جس سے حالت درست ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد پیش کرتے ہوئے۔ گزارش ہے کہ آپ اپنا وعدہ دس پندرہ دن کے اندر اندر ادا فرمائیں۔ فرمایا:

(۵) "دوستوں کو کہا جائے کہ یا تو اتنی رقم یہاں رکھ دو یا دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا وعدہ کرو۔ یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے اور اگر آپ لوگوں کو ادائیگی میں کوئی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"۔

(۶) "چاہیئے تھا۔ کہ کہا جاتا کہ نو ماہ تک تم نے سستی کی ہے اب تم بیدار ہو جاؤ۔ اور وعدہ ادا کرو۔ اگر اب ادائیگی میں تمہیں مشکل نظر آتی ہے۔ تو اس کو برداشت کرو سستی اور غفلت کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی"۔

(۷) "آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ پس چندہ ادا نہ کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں"۔

(۸) اگر آپ سستی کی وجہ سے اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اب آخری وقت میں تو پختہ ارادہ اور پختہ نیت کر کے زیادہ سے زیادہ ماہ اکتوبر میں ادا کر لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جماعت کے سچے مخلصین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی اشاعت میں تعاون کے لئے احباب جماعت سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے اپیل کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک خریداران کی تعداد ناتسلی بخش ہے۔ اگر احباب رسالہ کی امداد اور خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو حضور علیہ السلام کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے ارشادات احباب کے سامنے پھر پیش کئے جاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں اگر احباب پوری سعی فرمائیں۔ تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے"

اگر احباب جماعت مندرجہ بالا ارشاد کو بغور مطالعہ فرمائیں۔ تو بآسانی اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ حضور کی درد بھری اپیل ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف اور صرف یہی کہ جہاں جہاں تک ہو سکے رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ سو جن ذی استطاعت احباب نے عطایا بھی ارسال فرمائیں۔ تا غیروں میں رسالہ بھجوایا جا سکے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے۔ (مینیجر)

آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت بیت المال کی طرف سے متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ بعض سیکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے۔ کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں چونکہ پریذیڈنٹ یا آڈیٹر صاحبان باقاعدہ ماہوار حساب کی پڑتال نہیں کرتے۔ اسلئے یہ سقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے نظارت ہذا اس کے ازالہ کیلئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں۔ کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ صحیح درج رجسٹر روزنامچہ ہو چکا ہے۔ رقم معہ تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ اور مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ارسال خزانہ باقی نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس رپورٹ کے ماہوار ارسال کرنے کا التزام فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

موصی صاحبان متوجہ ہوں

براہ کرم ذیل کے موصی صاحبان اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنے اپنے پتہ سے دفتر ہذا (وصیت) کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اگر کسی اور صاحب کو ان میں سے کسی کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی مہربانی کر کے دفتر وصیت کو اطلاع دیدیں۔ تاکہ دفتر ایسے موصی صاحب سے مطلوبہ کوائف مہیا کر سکے۔

(۱) نورالدین صاحب نو مسلم قادیان وصیت
(۲) عبدالکریم ولد امام دین صاحب سکنہ گھلن ضلع جالندھر وصیت
(۳) عبدالرزاق ولد رحیم بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ
(۴) غلام نبی صاحب سگر ولد محمد بخش صاحب امرتسر
(۵) منصب داد خان ولد شیر داد خان صاحب پٹیالہ
(۶) ضیاء الدین ولد میاں مہر دین صاحب قادیان
(۷) غلام رسول ولد چوہدری دل داد صاحب تونڈی جھنگلاں
(۸) شیر محمد ولد محمد سلیمان صاحب چک ۶۵ گنگا پور
(۹) چوہدری منور احمد ولد چوہدری حسین خان صاحب مرحوم قادیان
(۱۰) نصر اللہ خان صاحب ملٹری ہسپتال کراچی

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"نیز جملہ صوبائی و ضلع وار امراء صاحبان کی خدمت میں بھی گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے صوبہ اور ضلع کی جماعتوں کے عہدہ داران کا بہت جلد انتخاب کرا کر ارسال فرما دیں بلکہ اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہ جائے۔ جس کے عہدہ داران کی آئندہ تین سال کے لئے مرکز سے منظوری نہ ہو چکی ہو۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

رسالہ مصباح اور لجنات اماء اللہ!

مصباح ہمارا واحد قومی آرگن ہے یہ ایک ہی تحریری ہتھیار ہے۔ جو عورتوں میں تبلیغی فرائض انجام دے رہا ہے۔ ابھی تک خریداروں کی کمی کی وجہ سے وہ قرضہ پر چل رہا ہے۔ اگر تمام لجنات پوری جدوجہد مصباح کی اشاعت کے لئے کریں۔ تو ہمارا رسالہ بہت ترقی کر سکتا ہے جب کہ رسالہ دینی و دیگر ضروریات کو احسن صورت سے پورا کر رہا ہے۔ بہنیں خرید اور مہیا کرنے کے علاوہ مضامین وغیرہ سے بھی رسالہ کی مدد کریں۔ اور ہر خوشی کے موقعہ پر مصباح کے امانت فنڈ کو یاد رکھیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فرما کر کہ یہ عورتوں کا ایک ہی رسالہ ہے۔ اس کی انہیں خود فکر ہونی چاہیئے آپ سے بہت توقعات کا اظہار فرمایا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا عمل ایسا ہی ہو۔ نیز یہ نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ بہت سے خریدار مصباح کا وی پی واپس کر کے قومی نقصان کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

احباب مطلع رہیں

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:۔ (۱) کوئی شخص جس نے ربوہ میں زمین حاصل کی ہے یا آئندہ حاصل کرے۔ مجاز نہ ہوگا کہ اس زمین کو کسی دوسرے شخص کے پاس بذریعہ بیع۔ رہن ہبہ یا کسی اور طریق سے بغیر تحریری منظوری ناظر امور عامہ انتقال کرے۔ (۲) اسی طرح اس زمین پر جو عمارت تعمیر ہوئی ہے یا آئندہ تعمیر ہو اس کی بھی آئندہ کسی دوسرے شخص کے پاس ہر قسم کے انتقال میں مذکورہ بالا منظوری لازمی ہوگی (۳) اس اراضی اور اس پر تعمیر شدہ عمارت کو کرایہ پر دینے کیلئے بھی یہی شرائط ہیں۔ کہ بلا تحریری منظوری ناظر صاحب امور عامہ اس عمارت کو کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر نہ دیا جائے۔ کرایہ دار کا معاملہ پیش کر کے فیصلہ لینے کی ذمہ داری مالک مکان پر ہوگی۔

ہر صورت میں عملدرآمد فیصلہ کے بعد ہوگا بلا منظوری عملدرآمد درست نہ ہوگا علاوہ اس کے ضروری ہوگا کہ مالک مکان کوئی عمارت کرایہ پر دینے سے پہلے دیکھ لے۔ کہ جس شخص کو وہ عمارت کرایہ پر دے رہا ہے۔ اس کے پاس نظارت امور عامہ کا ربوہ میں رہائش رکھنے کا تحریری اجازت نامہ ہے جو کہ درخواست کرنے پر نظارت سے مل سکتا ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع کے معاً بعد —— تربیتی کلاس

جیسا کہ اس سے قبل بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ پانچویں تربیتی کلاس سالانہ اجتماع کے معاً بعد ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس میں شمولیت کے لئے ہر مجلس کو ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ مگر یہ نمائندہ کم از کم مڈل پاس ضرور ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ اور واپس جا کر دوسرے خدام کو تربیت دے سکتا ہو۔

گذشتہ دو کلاسوں میں حاضری نہایت ہی قلیل ہوتی رہی ہے۔ مجالس اس مرتبہ اس بات کا خیال رکھیں۔ اور کوشش کر کے اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ یہ نمائندہ پندرہ دن تک مرکز میں رہ کر تعلیم حاصل کرے گا۔ اس کے اخراجات کا اندازہ بیس روپے فی کس ہے۔ جو اس مجلس نے ادا کرنا ہوگا۔ جس کا وہ نمائندہ ہے۔ لیکن اگر کوئی مجلس اپنا سالانہ اجتماع کا چندہ سو فی صدی ادا کر دے گی۔ تو اس سے نمائندہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ ہر مجلس ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ بڑی مجالس سو یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہیں۔ مجالس کے قائدین اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنی مجلس کے نمائندے کے نام سے جلد تر مرکز کو اطلاع کر دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

سیکرٹریان مال زکوٰۃ کی رقوم بھجواتے وقت براہ مہربانی پوری تفصیل بھی ساتھ ہی ارسال فرمایا کریں۔ کہ رقم زکوٰۃ کس کس دوست کی طرف سے ہے۔ تاکہ ان کے حساب میں درج کر کے انہیں اطلاع دی جا سکے۔ تفصیل نہ آنے کی صورت میں صرف فرستندہ کے نام درج ہو جاتی ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ امید ہے۔ اس کی پابندی کی جائے گی۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان متعلق انتخابات عہدہ داران

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ اکثر جماعتوں کی طرف سے عہدہ داران کا انتخاب ہو کر موصول نہیں ہوا۔ جماعتوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بہت جلد اپنی جماعت کا انتخاب کروا کر ارسال فرمائیں۔ "

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

مظفر علی شمسی میکش۔ اور خادم حسین کے بیانات

لاہور ۸ راکتوبر۔ پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت کے سامنے مرتضیٰ احمد خاں میکش نے اپنی شہادت کے دوران میں بتایا۔ کہ قرارداد مقاصد بنیادی طور پران اصولوں کے خلاف تھی۔ جن پر قائد اعظم نے ۱۱راگست کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں زور دیا تھا۔ انہوں نے مجلس عمل کی طرف سے شہادت دیتے ہوئے بتایا۔ کہ میں نے پاکستان میں ایک قوم کے نظریہ کو منظور کرلیا۔ جس میں تمام مختلف اقوام کو مساویانہ شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ اور ہر ایک قوم اپنے مذہب کو نجی معاملہ تصور کرے گی۔ اور بعد میں انہوں نے کہا۔ کہ مسلمان ایسے ملک میں اکثریت میں ہوں گے۔ اور ہر چند کہ دیگر اقوام کو ان کے ساتھ مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ پھر بھی تمام پاکستانی عوام جو مسلمانوں اور غیر مسلموں پر مشتمل ہوں گے ایک قوم نہیں کہلا سکتے۔ تحقیقاتی عدالت نے مرتضیٰ احمد میکش کے علاوہ سید مظفر علی شمسی اور حافظ خادم حسین کی شہادتیں بھی قلمبند کیں۔ مگر حافظ خادم حسین کی شہادت ختم نہیں ہونے پائی تھی۔ کہ عدالت کا اجلاس ملتوی ہوگیا۔ عدالت نے سید مظفر علی شمسی سے سوال کیا۔ کہ وہ اس بات کی وضاحت کریں۔ کہ جو انہوں نے اپنی شہادت کے دوران میں کہی تھی، کہ گیہوں حاصل نہ کیا جائے۔ اگر اس سے مذہب فروخت ہوتا ہو۔

سید مظفر علی شمسی نے عدالت کو بتایا۔ کہ میں امریکہ اور برطانیہ کو عالم اسلام کا دشمن خیال کرتا ہوں۔ اور چودھری ظفراللہ خاں کو جو میرے نزدیک کافر ہیں۔ ان کے ایجنٹ ہیں۔ ایسی حالت میں چودھری ظفراللہ خاں جو کاروائی کریں گے۔ وہ ہمارے مذہب کا سودا ہوگا۔ عدالت کے ایک اور سوال پر کہ اب جو گیہوں درآمد ہوا ہے۔ کیا اس کا استعمال مسلمانوں کے لئے حرام ہے؟ تو گواہ نے اس امر کا اقرار کیا۔ کہ وہ جواب دینے سے قاصر ہے۔ سید مظفر علی شمسی نے بتایا۔ کہ اگر یہ مطالبہ سیاسی ہوتا۔ تو میرے خیال میں "براہ راست اقدام کا کوئی امکان نہ تھا۔ لیکن مطالبات بالکل مذہبی تھے۔ اس لئے میرے خیال میں اسے براہ راست اقدام کے ذریعہ جس کی میں نے گذشتہ روز وضاحت کی ہے۔ اپنی منوانے کی کوشش کرنا درست ہے۔ عدالت کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے بتایا۔ کہ کراچی میں ۱۸ رجنوری ۱۹۵۳ء کو کوئی عام جلسہ منعقد نہیں ہوا۔ اور کنونشن اور مجلس عمل کے اجلاسوں میں ۱۶ اور ۱۸ جنوری کو رضاکاروں کے بھیجنے کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ گواہ نے عدالت کے ایک سوال پر بتایا۔ کہ مجھے پتہ نہیں کہ ربا کے کیا معنی ہیں۔ گواہ نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ شرکت میں جو تجارت کرتے تھے۔ اس میں ہنڈیوں کے بارے میں بات چیت ہوئی تھی، جس میں سود شامل ہوتا تھا۔

سوال:۔ سود کے متعلق آپ کے مذہبی خیالات کیا ہیں؟

جواب:۔ میں سود لینا اور دینا دونوں کو گناہ خیال کرتا ہوں۔

سوال:۔ کیا آپ نے کبھی اپنے تجارتی منافع میں جس کے اندر سود لینے اور دینے کا طریقہ کارفرما تھا۔ کوئی غلطی محسوس کی؟

جواب:۔ میں اپنے حساب کے تصفیہ کے وقت اس میں سود شامل نہیں کرتا تھا۔

سوال:۔ جلب منفعت کیا ہے؟

جواب:۔ فائدہ حاصل کرنا۔

سوال:۔ کیا آپ نے اس منافع کو برا خیال نہیں کیا۔ جو ایسی تجارت میں جس کے شرکا کافر تھے۔ آپ کو حاصل ہوا تھا؟

جواب:۔ میرے خیال میں اس میں کوئی برائی نہیں۔

سوال:۔ کیا کفار کی مشارکت سے حکومت کا نظم و نسق چلایا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔ بشرطیکہ وہ کافر شرکار ہمارے مذہب اور ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ اس کے برخلاف اگر انہوں نے ہمارے ملک و مذہب کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ تو ہم ان کے ساتھ مل کر کوئی کاروبار نہیں کر سکتے۔ اور ایسے لوگوں کی ملک کے معاملات میں شرکت درست نہیں ہے۔ مسٹر یعقوب علی خاں نے عدالت کی منظوری سے حسب ذیل سوالات کئے۔

سوال:۔ مہربانی سے یاد کرکے بتایئے۔ کہ آپ نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے ۲۹ راگست کو ملاقات کی تھی۔ یا ۲۹ ستمبر کو۔

جواب:۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے ۲۹ راگست کو ملاقات کی تھی۔ ۲۹ ستمبر کو نہیں۔ گواہ نے عدالت کو بتایا۔ کہ گذشتہ روز شہادت کے دوران میں میں نے مولانا ابوالحسنات کے اس بیان کے بارہ میں جو ایک عام جلسہ منعقدہ ۲۶ رفروری ۱۹۵۳ء میں رضاکاروں کے متعلق ہے۔ لفظ غلط استعمال نہیں کیا۔ میں نے جو کہا تھا۔ وہ یہ تھا کہ میں ان کے بیان سے متفق نہیں ہوں۔ مسٹر ایس۔ ایچ سہروردی نے عدالت کی اجازت سے حسب ذیل سوالات کئے۔

سوال:۔ جب وزیر اعظم نے یہ بتایا۔ کہ گیہوں چودھری ظفراللہ خاں کی مداخلت کے بغیر درآمد نہیں کیا جا سکتا تو کیا آپ کو اس کا یقین ہوگیا تھا؟

جواب:۔ میں نے خیال کیا۔ کہ وہ ٹال مٹول کر رہے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ چودھری ظفراللہ خاں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے پاکستان کو گیہوں ملا ہے؟

جواب:۔ نہیں۔

اس سے پہلے مرتضیٰ احمد خاں میکش نے کہا۔ کہ میں ۱۹۳۶ء سے مسلم لیگ سے وابستہ ہوں۔ اور مسلم لیگ کونسل کا ممبر رہ چکا ہوں۔ مجھے وہ معاہدہ یاد ہے۔ جو قائد اعظم اور سر سکندر حیات کے درمیان ۱۹۳۷ء یا ۱۹۳۸ء میں لکھنؤ میں ہوا تھا۔ اس معاہدہ کے تحت سر سکندر حیات نے جو اس وقت تک یونینسٹ تھے مسلم لیگ میں شامل ہونا منظور کرلیا تھا۔ اور قائد اعظم نے یہ وعدہ کرلیا تھا۔ کہ وہ پنجاب کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ معاہدہ کے بعد پنجاب مسلم لیگ کی ازسرنو تشکیل کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ میں بھی اس کے نو ممبروں میں سے ایک تھا۔

سوال:۔ مسلم لیگ میں شمولیت سے قبل آپ کے سیاسی رجحانات کیا تھے؟

جواب:۔ میں ۱۹۲۱ء سے صحافی ہوں۔ میرے اصل سیاسی رجحانات یہ تھے۔ کہ انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کی جائے۔ اسلامی ممالک کو برطانوی تسلط سے نجات دلائی جائے۔ اور اسی لئے میں تحریک خلافت کا بھی حامی تھا۔ عدالت کے اس سوال پر کہ ترکوں کی خلافت کو ختم کرنے کے اقدام کے بعد تحریک خلافت جاری رہی تھی یا نہیں مسٹر میکش نے کہا۔ کہ یہ تحریک برائے نام جاری رہی۔ اور اس کا مقصد ترکوں کی ختم کی ہوئی خلافت کو زندہ کرنا تھا۔ ترکوں نے اسے ۱۹۲۴ء میں ختم کیا تھا۔

سوال:۔ پاکستان کو آپ نے کب اپنا مطمح نظر بنایا۔

جواب:۔ نہرو رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد ۱۹۲۷ء میں میں رپورٹ کا مخالف تھا۔ اور اس لیے میں نے روزنامہ انقلاب میں ہندی مسلمانوں کو وطن کی ضرورت کے عنوان کے تحت ایک سلسلہ مضامین لکھا۔ میں اس وقت اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ مسلمانوں کو ایک علیحدہ وطن کی ضرورت ہے۔ اور یہ وطن برصغیر کو تقسیم کرکے بنایا جائے۔ مسلم لیگ نے قرارداد پاکستان ۱۹۴۰ء میں پاس کی۔ عدالت کے ایک سوال کے جواب میں گواہ نے کہا۔ کہ نہرو رپورٹ ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی تھی۔

سوال:۔ علامہ اقبال نے سب سے پہلے کس وقت اس نظریہ کا اظہار کیا تھا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کی ضرورت ہے؟

جواب:۔ ۱۹۳۱ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں۔

سوال:۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے موتی لال نہرو کے قومی نظریہ کا آپ نے کب جواب دیا؟

جواب:۔ نہرو رپورٹ شائع ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد۔

سوال:۔ اگر عدالت آپ سے یہ کہے کہ نہرو رپورٹ کے شائع ہونے کے فوراً بعد سب سے پہلے جس شخصیت نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔ وہ علامہ اقبال کی شخصیت تھی، نیز یہ کہ اقبال نے یہ تصور ۱۹۳۱ء سے بہت پہلے پیش کیا تھا۔ تو کیا آپ اس کی تردید کریں گے؟

جواب:۔ اقبال نے ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے لیے ۱۹۳۱ء سے بہت پہلے کوئی بات نہیں کہی تھی۔

سوال:۔ اقبال کے اسلام کی تعمیر نو سے متعلق خطبات کی کیا تاریخ ہے؟

جواب:۔ ۱۹۲۶ء۔

سوال:۔ کیا آپ نے وہ خطبات پڑھے ہیں اور کیا ان میں آپ کو ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے متعلق کوئی بات نظر نہیں آئی؟

جواب:۔ میں نے وہ خطبات پڑھے ہیں۔ لیکن ان میں مجھے مسلمانوں کا علیحدہ وطن بنانے سے متعلق کوئی چیز نظر نہیں آئی۔

مولانا میکش نے کہا۔ کہ مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا میرا تصور دو قومی نظریہ پر مبنی تھا۔ اور یہ نظریہ ہندو اور مسلمانوں کے مذہبی اختلافات پر مبنی تھا۔ ایک ایسے ملک میں جہاں دو قومیں آباد ہوں۔ دونوں کی علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ ضرورت مذہبی عقیدہ کی بنیاد پر نہیں ہے۔

سوال:۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ کہ مذہبی امور میں ایک غیر مسلم مسلمانوں کے مفادات کی صحیح طور پر نمائندگی کر سکتا ہے؟

جواب:۔ میں کوئی مفتی نہیں ہوں۔ جو اس سوال کا جواب دے سکوں۔

سوال:۔ کیا مسلم لیگ اور کانگرس میں ۱۹۱۶ء میں مسلمانوں کی جداگانہ نمائندگی کے لیے کوئی معاہدہ ہوا تھا؟

جواب:۔ جی ہاں۔ لیکن ۱۹۱۶ء میں مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ مملکت کو قائم کرنے کا کوئی تصور نہیں تھا۔ ہندو اور مسلمانوں کو اس وقت دو فرقوں کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا تھا۔

سوال:۔ احمدیوں کے مئی ۱۹۵۲ء میں کراچی میں منعقدہ اجلاس میں سر ظفراللہ خاں نے جو تقریر کی تھی۔ اس کا رد عمل کیا ہوا تھا؟

جواب:۔ سر ظفراللہ کی تقریر کے خلاف سارے ملک میں اور خصوصاً پنجاب میں احتجاجی جلسے ہوئے تھے۔ گواہ نے کہا۔ کہ میں پنجاب مجلس عمل کا رکن تھا۔ اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے مجلس عمل کے جس وفد نے ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ملاقات کی تھی۔ اس کا بھی رکن تھا۔ گواہ نے کہا کہ میں نے الفضل اخبار کی ۱۳ مئی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں چودھری ظفراللہ کی تقریر پڑھی تھی۔ تقریر کے لب و لہجہ نے مسلمانوں میں غم و غصہ کے جذبات پیدا کر دیئے تھے۔ مجلس عمل کے وفد نے یادداشت کی صورت میں احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کے مطالبات صوبائی نظم و نسق کی حد تک پیش کئے تھے۔ مولانا میکش نے کہا۔ کہ ۱۳ راگست اور ۱۶ راگست کو جس وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی۔ اس کا بھی میں ممبر تھا۔ سر آر کو وزیر اعظم نے تحریری مطالبات کے جواب میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اس بارے

یں یوم آزادی کے بعد گفتگو کریں گے۔ اس کے ۱۷ اگست کو وفد نے پھر ان سے ملاقات کی تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ وزیراعظم نے کہا کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ مجلس دستور ساز کے اختیار میں ہے۔ اس پر ہم نے سوال کیا۔ کہ کیا وہ اسمبلی کے لیڈر کی حیثیت سے اس سوال کو اٹھائیں گے یا نہیں۔ وزیراعظم نے جواب دیا۔ کہ وہ اس بارے میں غور کریں گے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ان کے عہدہ سے ہٹانے کے متعلق وزیراعظم نے کہا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو قائد اعظم نے نامزد کیا تھا۔ اور میرے لئے ان کو ہٹانا مشکل ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ قائد اعظم زندہ ہوتے تو وہ سر ظفر اللہ کو ہرگز برداشت نہ کرتے جو ایسا ہیں۔ پھر وزیراعظم نے سر ظفر اللہ کو ہٹانے میں اپنی مشکلات کا اظہار کیا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ وہ سر ظفر اللہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ جو احمدیوں کے لئے مخصوص ہونے سے متعلق ہمارے مطالبات کے جواب میں وزیراعظم نے کہا۔ کہ یہ مسئلہ پنجاب کی حکومت کا ہے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے علیحدہ کرنے اور ان عہدوں پر ان کی تقرری کو روکنے کے ہمارے مطالبہ کے متعلق وزیراعظم نے کہا۔ ہمیں اپنا مطالبہ باقاعدہ صورت میں پیش کرنا چاہیئے۔ وہ اس پر ہمدردانہ طور پر غور کریں گے۔ وزیراعظم نے ہم سے کہا۔ کہ کیا ہم نے مرکزی حکومت کا پریس کمیونکی بھی دیکھا ہے۔ ہم نے جواب میں کہا تھا۔ کہ جی ہاں ہم نے کمیونک بھی دیکھا ہے۔ اور سر ظفر اللہ کا بیان بھی پڑھا ہے۔ وزیراعظم سے ملاقات کے دوران ہم نے کہا تھا۔ کہ کابینہ کے دوسرے وزیروں سے مشورہ کئے بغیر سر ظفر اللہ کو ایسا بیان دینے کا کیا حق تھا۔ وزیراعظم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ گواہ نے کہا۔ کہ میں ۱۳ر جولائی کو پنجاب مجلس عمل کی نامزد تحقیقاتی کمیٹی کی رکن کی حیثیت سے ملتان گیا تھا۔ ہم لوگ حضرت موسیٰ پاک شاہد کے مزار پر ٹھہرے تھے۔ لوگوں نے جلوس نکالے۔ کئی جلوس ہمارے پاس آئے۔ ہم نے ان سے پرامن رہنے کے لئے کہا۔ انہوں نے ہم سے کہا۔ کہ فائرنگ بالکل ناجائز اور غیر ضروری تھی۔ ہم نے ان سے تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا۔ دوسرے دن پھر جلوس نکالے گئے۔ لیکن بعد میں ہماری اپیل پر دکانیں کھل گئیں۔

پاکستان کے سرکاری مذہب کے سوال پر ابھی سمجھوتہ نہیں ہوا

لیگ اسمبلی پارٹی فیصلہ کرنے کیلئے ایک خاص کمیٹی مقرر کر رہی ہے گی!

کراچی ۱۰ر اکتوبر۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے کل اپنے ۲½ گھنٹے کے اجلاس میں اس امر پر غور و خوض جاری رکھا۔ کہ آیا اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب تسلیم کیا جائے یا نہیں۔ کمیٹی اب اس معاملہ کو مزید تصفیہ کے لئے ویا تیرہ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کے سپرد کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ کمیٹی اس معاملہ پر غور کرتی رہے۔ اور دریں اثنا پارٹی بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے دوسرے حصوں پر غور کرے گی۔ پارٹی میں رپورٹ کے باب تین پر چار روز سے غور ہو رہا ہے۔ اور اس کے ہدایتی اصولوں پر بحث جاری ہے۔ مسٹر ہاشم گزدر نے اسلام مملکت کا مذہب قرار دینے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس پر اب تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ نہ ہی علماء بورڈ کی تجویز کے متعلق کوئی فیصلہ ہوا ہے۔ توقع ہے۔ کہ اب پارٹی کے ممبران پر مشتمل کمیٹی مقرر کر دی جائے گی۔ تاکہ وہ ان مسائل پر غور کر کے فیصلہ دے۔ اور اس اثنا میں پارٹی دیگر سفارشات پر غور کرے۔ پارٹی کے ممبر صرف وہی ترمیمات اسمبلی میں پیش کریں گے جو پارٹی میں غور و خوض کے بعد منظور کی جائیں گی۔ امید ہے رپورٹ پر غور و خوض کی تحریک جو وزیراعظم محمد علی نے پیش کی تھی۔ اس پر اسمبلی میں عام بحث اس ہفتہ کے آخر تک جاری رہے گی۔ اسمبلی کا اجلاس ۱۲ اور ۱۳ر اکتوبر کو نہ ہوگا۔ ۱۳ر اکتوبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہے۔ اگرچہ منگل سے اسمبلی کے دو اجلاس ہوا کریں گے لیکن ۱۸ر اکتوبر کے بعد رپورٹ پر دفعہ وار بحث شروع کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ نومبر کے شروع میں یا اکتوبر کے آخر تک اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہوگا۔ اس وقت تک ممبران رپورٹ پر غور و بحث مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے بعد جب اپریل ۱۹۵۴ء میں اسمبلی کا اجلاس ہو۔ تو آئین کا بل غور و خوض کے لئے پیش کر دیا جائے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل میں ۸۲ قراردادیں پیش کرنے کا نوٹس

کراچی ۹ر اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ۱۷ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں کشمیر۔ آئین۔ مہاجرین۔ متروکہ املاک کے مسائل۔ زرعی اصلاحات۔ شہری آزادی اور ایسے ہی متعدد مسائل پر ۸۲ قراردادیں پیش کئے جانے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے خواجہ ناظم الدین کے استعفیٰ کی منظوری کے بعد کونسل نیا صدر منتخب کرے گی۔ توقع ہے۔ کہ وزیراعظم محمد علی اتفاق رائے سے مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو جائیں گے۔ کونسل مرکزی پارلیمانی بورڈ کے لئے بھی چند ممبر نامزد کرے گی۔ اس کے بعد مختلف قراردادوں پر غور ہوگا۔ کشمیر کے متعلق ۶ قراردادوں کا ۔۔۔۔ نوٹس دیا گیا ہے۔

امریکہ کی مالی حالت مخدوش ہو چکی ہے

سینٹ لوئیس مسوری ۱۰ر اکتوبر۔ سابق صدر مسٹر ٹرومین نے کل ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر امریکہ نے اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش نہ کی۔ تو فوجی اخراجات اس کے لئے ایک مصیبت بن جائیں گے۔ البتہ اقتصادی خوشحالی کی صورت میں اس کا دفاع مستحکم ہوگا اور مطلوبہ فوجی طاقت کے حصول میں کوئی دقت نہ رہے گی۔ مذکورہ تقریب میں آپ کو خدمات خلق کے صلہ میں سڈنی ہل مین فاؤنڈیشن ایوارڈ دیا گیا۔

۴۴ روانہ ہوگیا۔ طیارہ کے ہواباز کپتان ایچ اے ایں۔ کل شام ۴½ بجے گرینچ ٹائم طیارہ لندن سے روانہ ہوا تھا۔ اور ۱ گھنٹہ ۲ منٹ ۶ سیکنڈ میں لندن سے کراچی پہنچا۔ اس طیارہ میں ایک ولندیزی صحافی اور دو لڑکیاں جن کی شادی جلد ہونے والی ہے۔ سوار تھیں۔ معلوم ہوا میں ثانی کا مقابلہ شروع ہوگیا تھا۔ اس دوڑ کے لئے پہلا انعام ۲۸ ہزار ڈالر ہے۔ بعد کی اطلاع یہ ہے۔ کہ برطانوی کینبرہ جیٹ طیارہ جس کے ہواباز ولینڈ برٹن ہیں۔ آج شام کو ۵ بج کر ۶ منٹ گرینچ ٹائم پر کرائسٹ چرچ پہنچ گیا۔ اور اس طرح ۲۳ گھنٹے ۵۰ منٹ میں فاصلہ طے کر لیا۔ اس طیارے نے ہوائی دوڑ جیت لی۔

ملتان میں یوم اقوام متحدہ

ملتان ۱۰ر اکتوبر۔ ملتان کے اسکولوں اور کالجوں میں ۲۴ر اکتوبر کو اقوام متحدہ کے مرکز تعلیمی کے تحت یوم اقوام متحدہ منایا جائے گا۔

۲۵ برس میں فلک بوس عمارت کی تکمیل

نیویارک ۹ر اکتوبر۔ نیویارک کے مالی حلقہ میں ۲۵ سال میں پہلی فلک بوس عمارت بنانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس میں ہیڈ کوارٹر اسٹاک ایکسچینج کو رکھا جائے گا۔ یہ عمارت ۱۹۵۵ء میں مکمل ہو جائے گی۔ اس میں ۳۰ منزلیں ہوں گی۔ اور اس پر ۹۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔

امریکی صدر اٹاوہ جائیں گے

واشنگٹن ۱۰ر اکتوبر۔ امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور نے کل صحافیوں کو بتایا۔ کہ انہوں نے اٹاوہ کے دورہ کے سلسلہ میں کینیڈا سرکار کی دعوت قبول کر لی ہے۔ آپ ۱۳ تا ۱۵ نومبر تک وہاں قیام کریں گے۔

—— واشنگٹن ۱۰ر اکتوبر۔ امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور نے سیرنگ لیک نیوجرسی کے جیمز پی مائیکل کو وزیر محنت مقرر کیا ہے۔

جاپان سے امریکی فوج کا انخلاء

واشنگٹن ۱۰ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکی حکومت نے جاپان گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے۔ کہ آئندہ پانچ سال کے دوران میں امریکہ جاپان سے اپنی تمام فوج نکال لے گا۔

کھڑکیوں کے شیشہ اور شیشہ کی چادروں کے تاجروں کو ہدایت

کراچی ۱۰ر اکتوبر۔ قیمتوں اور رسدوں کے ڈپٹی کنٹرولر جنرل حکومت پاکستان نے کھڑکیوں کے شیشہ اور شیشہ کی چادروں کے تاجروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اپنے ذخیروں کا ۷۰ فی صدی حصہ خریداری کے مقررہ آرڈر وصول ہونے پر سرکاری محکموں کے ہاتھ اور بعض ذمہ دار اشخاص سے اصل ضروریات کا سرٹیفکیٹ پیش کئے جانے پر تعمیر مکانات کے لئے مستند نجی صارفین کے ہاتھ فروخت کریں اور بقیہ ۳۰ فی صدی حصہ دیگر صارفین کے ہاتھ فروخت کریں۔

—— کراچی ۹ر اکتوبر۔ لندن سے کرائسٹ چرچ (نیوزی لینڈ) کی بارہ ہزار پانچ سو میل کی ہوائی دوڑ میں حصہ لینے والے تین طیاروں میں سب سے پہلے کے ایل ایم کا ڈی سی ۶ اے طیارہ بارہ بج کر ۳۲ منٹ ۹ سیکنڈ پر کراچی پہنچا اور پٹرول لے کر ۱۲ بج کر ۵۶ منٹ ۵۵ سیکنڈ پر کرائسٹ چرچ

برٹش گی آنا کی کمیونسٹ حکومت کو برطرف کرکے آئین معطل کردیا گیا

برطانوی مقبوضہ میں ہنگامی حالات۔ گورنر نے تمام اختیارات خود سنبھال لئے

لندن ۹ اکتوبر برطانیہ کے دفتر نوآبادیات سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی حکومت نے جنوب امریکہ کے برطانوی مقبوضہ برٹش گی آنا میں آئین معطل کردیا ہے۔ اور وہاں کی نمائندہ حکومت کے وزیر اعظم اور دوسرے ایسے وزراء کو برطرف کردیا گیا ہے۔ جو عوامی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ سرکاری اعلان میں ان وزراء کو کمیونسٹ کہا گیا ہے۔ اور آئین معطل کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہاں مزدوروں کی ہڑتالوں کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ کارروائی ہوئی ہے۔ آئین معطل کرنے کا اعلان اس وقت ہوا۔ جب برطانیہ کے جنگی جہاز اس نوآبادی کے ساحل پر پہنچ چکے ہیں۔ برطانیہ کی وزارت نوآبادیات کے سیکرٹری مسٹر اولیور لٹلٹن نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت دولت مشترکہ کے کسی ملک میں کمیونسٹ حکومت برداشت نہیں کرے گی۔ برٹش گی آنا کے گورنر نے آئین معطل کرنے کے علاوہ ہنگامی حالات کا اعلان کردیا ہے۔ اور ہر قسم کے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کردی ہے۔ گورنر نے ہنگامی حالات کا اعلان کرتے ہوئے اپنی نشری تقریر میں بتایا۔ کہ عوامی پارٹی کے بعض ارکان اور وزراء برٹش گی آنا کو کمیونسٹ ملک بنانے کی کوشش کررہے تھے۔ ان کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پولیس اور فوج کو ہنگامی اختیارات دیدیئے گئے ہیں۔ لندن کی ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں مخالفین سامراج کی عوامی کانگریس نے برٹش گی آنا میں آئین معطل کرنے اور وہاں جنگی جہازوں اور فوجیں بھیجنے کی شدید مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ برٹش گی آنا کی نمائندہ حکومت کی برطرفی کے خلاف گی آنا میں زبردست مظاہروں کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

مشرقی افریقہ میں کرفیو کا نفاذ

نیروبی ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں افریقی بستیوں میں شام کے پانچ بجے سے لے کر صبح سات بجے تک کرفیو کے بعض نئے احکام نافذ ہوگئے ہیں جن کے تحت افریقی محلوں اور صنعتی علاقوں میں موٹر گاڑیوں کی آمد و رفت پر پابندی عائد کردی جائے گی۔ اسلحہ اور بارود کے استعمال اور نقل و حمل پر بھی پابندی ہوگی۔ نئے احکامات کے تحت عدالتوں کو بھی ایسے مقدمات کی سماعت کے اختیارات حاصل ہوجائیں گے۔ جو اس سے قبل صرف اعلیٰ عدالتوں ہی میں قابل سماعت سمجھے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ سزا کے تعین کی پابندی اُڑا دی جائے گی۔

لندن ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل رات۔ برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل کی صدارت میں برطانوی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ اس وقت یہاں جتنے وزراء حاضر ہیں۔ ان سب نے اجلاس میں شرکت کی برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن اور لارڈ سالسبری بھی موجود تھے۔

سلفے تھائی زول کی قیمت مقرر کردی گئی

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ قیمتوں اور رسدوں کے ڈپٹی کنٹرولر جنرل حکومت پاکستان نے سلفے تھائی زول کی انتہائی قیمت فروخت ۱۰۰۰ ٹکیوں کے لئے ۲۷/۸ روپے مقرر کی ہے۔

وزیر اعظم کو مبارکباد

ڈھاکہ ۱۰ اکتوبر۔ ڈھاکہ کے ایک بنگالی روزنامہ "اتفاق" نے اپنی ۷ اکتوبر کی اشاعت میں "تعطل ختم ہوگیا" کے زیر عنوان آنریبل وزیر اعظم کو ایک متفقہ فارمولا مرتب کرنے اور اس طرح آئینی تعطل دور کرنے میں کامیاب ہونے پر مبارکباد دی ہے۔ اخبار مذکور نے اس دفعہ کی تعریف کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ رئیس مملکت اور وزیر اعظم کا انتخاب پاکستان کے دو مختلف حصوں سے ہوگا۔

وزیر اعظم موہن جو داڑو کے دورے پر

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ آنریبل وزیر اعظم محمد علی نے دستور کی تشکیل کے سلسلہ میں اپنی سخت مصروفیت کے باوجود موہن جو داڑو۔ سکھر اور کوٹری کے دو دن کے دورے کے لئے وقت نکال لیا ہے۔ ان کے ہمراہ ان کی کابینہ کے ارکان اور مجلس دستور ساز کے ارکان ہوں گے حکومت پاکستان کے ریلوے ڈویژن اس جماعت کو ان مقامات پر لے جانے کے لئے ایک خصوصی ٹرین چلائے گی۔ وزیر اعظم آج شام کو کراچی سے روانہ ہوں گے۔ اور دوسرے روز صبح کے وقت موہن جو داڑو پہنچیں گے۔ وہ موہن جو داڑو کو پہلی مرتبہ جارہے ہیں۔ جو تقریباً ۵ ہزار سال پہلے وادی سندھ کی تہذیب و تمدن کا شاندار مرکز تھا۔ اسی شام کو یہ جماعت بیراج سکھر کا معائنہ کرے گی۔ وزیر اعظم ۱۲ اکتوبر کو کوٹری کے پشتہ کی تعمیر کے کام کا معائنہ کریں گے۔ اور ۱۲ اکتوبر کی شام کو کراچی واپس آجائیں گے۔

گورنر سندھ نے بلوں کی منظوری دیدی

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ گورنر سندھ نے ان بلوں کو منظور کرلیا ہے۔ جو سندھ اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں پاس ہوئے تھے۔ وزیر اعلیٰ کے الاؤنس میں ایک ہزار روپیہ ماہوار کے اضافے کا بل ابھی منظور نہیں ہوا ہے۔

میسور میں فرقہ وارانہ فساد۔ پولیس فائرنگ ۱۶ افراد ہلاک و زخمی

کلکتہ میں مزدوروں کا ہنگامہ۔ پتھراؤ اور لاٹھی چارج۔ ۱۰۰ افراد زخمی ۳۵ گرفتار

میسور ۹ اکتوبر۔ کل شام یہاں پولیس نے ایک مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلادی جس کی وجہ سے تین افراد ہلاک اور لاتعداد زخمی ہوگئے۔ اس ہجوم نے ہریجن پہلوانوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ بتایا گیا ہے۔ کہ یہاں ایک دنگل میں ہریجن پہلوان بھی شریک تھے۔ جس پر دوسرے پہلوانوں اور ان کے حامیوں نے ہریجنوں کے خلاف مظاہرہ کرنے شروع کردیئے۔ اور اس کے بعد ہجوم نے ہریجنوں پر حملہ کردیا۔ یہ دنگل دسہرے کے سلسلے میں میسور کے راج پرمکھ کے محل کے احاطہ میں ہو رہا تھا بتایا گیا ہے۔ کہ پولیس فائرنگ کی وجہ سے ۳ افراد کے ہلاک ہونے کے علاوہ تیرہ افراد زخمی ہوگئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکام نے پہلی مرتبہ ہریجن پہلوانوں کو دنگل میں حصہ لینے کی اجازت دی تھی۔ ایک اور خبر میں کہا گیا ہے۔ کہ جب پولیس نے ہریجنوں کو بچانے کی کوشش کی۔ تو ہجوم نے پولیس پر پتھراؤ کردیا۔ اس کے جواب میں پولیس نے پہلے لاٹھی چارج کیا۔ اور پھر گولی چلادی۔ کلکتہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں ہڑتال کرنے والے مزدوروں نے پولیس پر پتھراؤ کردیا۔ جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ۳۵ آدمی گرفتار ہوئے۔ اور ۱۰۰ زخمی ہسپتال بھیجے گئے۔ ساٹھ افراد کو معمولی چوٹیں آئیں۔ مزدوروں نے تین کارخانوں کے منیجروں کو پانچ گھنٹے تک قید رکھا۔ جس پر پولیس کو مداخلت کرنا پڑی۔

امسال ۶ لاکھ افراد نے حج کیا

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ "ایس۔ ایس" "اسلامی" سے واپس آنے والے حج کمیٹی کے رکن نے بیان کیا۔ کہ اس سال مکہ معظمہ اور دوسرے متبرک مقامات کو جانے والے ۹ ہزار حاجیوں میں سے ۶۰ ہندوستانی حاجی تو بیماری اور سال خوردگی کی وجہ سے فوت ہوئے۔ اس نے کہا۔ کہ اس سال وہاں کا موسم گذشتہ سال کے مقابلہ میں بہتر تھا۔ جب بہت سی اموات ہوئی تھیں۔ جدہ سے حاجیوں کو لے کر چار جہاز واپس آچکے ہیں۔ اور ابھی تین جہاز آنا باقی ہیں۔ اس سال مختلف ملکوں کے ۶ لاکھ حاجی مکہ معظمہ گئے۔

پاکستان کی تعمیر مستحکم بنیادوں پر ہو رہی ہے!

دستور سازی پر نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ نیویارک ٹائمز نے پاکستان کے آئین پر تبصرہ کرتے ہوئے کل ایک اداریہ لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اگرچہ ۱۹۴۷ء سے اب تک پاکستان کے آئین کے بنیادی اصولوں کو بھی تیار نہیں کیا گیا۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تمام پاکستانی اپنی مملکت کو کامیاب بنانے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ پاکستان کی تعمیر کا کام آہستہ آہستہ ہوتا نظر آتا ہے مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ تعمیر کا یہ کام مضبوط بنیادوں پر ہو رہا ہے پاکستانی اپنے تمام مسائل حب الوطنی کے جذبے کے تحت حل کررہے ہیں۔

مولانا بھاشانی کی حالت تشویشناک ہوگئی

ڈھاکہ ۱۰ اکتوبر۔ عوامی لیگ کے صدر مولانا بھاشانی جو کہ فریدپور کا دورہ کرتے ہوئے بیمار پڑ گئے تھے۔ اب ان کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ عوامی لیگ کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے۔ مولانا عبدالحمید بھاشانی بے ہوش ہیں۔ اور انہیں علاج کے لئے کلکتہ پہنچا دیا گیا ہے۔

نیشنل کانفرنس کی عاملہ اور کونسل کے جلسے

۲۱ اور ۲۲ اکتوبر کو سری نگر میں طلب کرلئے گئے۔

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس کی مجلس عاملہ اور جنرل کونسل کے اجلاس سری نگر میں ۲۱ اور ۲۲ اکتوبر کو منعقد ہوں گے۔ مجلس عاملہ اور جنرل کونسل کے جلسے مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد پہلی مرتبہ منعقد ہوں گے۔

بلوچستان کو علیحدہ یونٹ قرار دینے کی تجویز

کوئٹہ ۱۰ اکتوبر۔ بلوچستان اور اس کی ریاستوں میں وزیر اعظم پاکستان محمد علی کے متفقہ فارمولا پر انتہائی مسرت اور جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا۔ البتہ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ بلوچستان اور اس کی ریاستوں کو ایک علیحدہ یونٹ کی حیثیت سے نمائندگی دی جائے۔ کراچی اور بہاولپور کو ان کے ساتھ "منسلک کرنا" اچھا نہیں۔

نہر سویز عارضی طور پر بند کردی گئی

اسماعیلیہ ۹ اکتوبر۔ نہر سویز کی مجلس منتظمہ کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ جمعرات کے روز نہر سے ایک پھٹنے والی سرنگ ملنے کی بنا پر آمد و رفت کا سلسلہ عارضی طور پر بند کردیا گیا ہے۔